

لہذا اپنوں کی خفگی و ملامت اور طعن و تشنیع کا بھی نشانہ بننا پڑا۔ اپنے اور بیگانے کی رضا اور ناراضگی کے پیمانوں کے تحت ناپا جاتا تو آج صفاتِ عالم میں حق نام کی کسی چیز کا نشان بھی نہ مل سکتا جب کہ حق ہی عالم کی روح کائنات ہی زمین کا نمک پہاڑی کا چراغ صحراؤں کا سنگ میل اور بے کنار سمندروں کا منارہ نور ہے اور قیامت تک رہے گا۔

پس اگر حق سے خداوند قدوس نے اس رزم گاہ حق و باطل میں تائید حق کا کچھ کام دیا تو ایسے ہم سب مل کر اس کو کم نوازی کا شکریہ ادا کریں تاکہ وہ اس نعمت میں اور بھی اضافہ فرما دے کہ لے کر شکر تم را زید شکرت و وعدہ ہے۔ اور اگر اس راہ میں ہم سے غرضیں ہوں، کوتاہی اور تقصیر کا ارتکاب ہوا اور یقیناً بندہ ناتوانِ مظلوم و مظلومانہ انسان کا تو یہی شیوہ ہے۔ تو ایسے اس خادم کے اعترافِ تقصیر و عجز پر یعنی اس التجائے عفو و درگزر پر آپ سب اہلین کہیں کہ اسے خداوند متعال ہمیں آئندہ بھی جادہ حق پر گامزن رکھ اور اس قذیل کو جو تو نے روشن کی ہے، حق سے روشن تر بنا۔ اور اسے بلا خوف و ممتہ لائٹ کلمہ حق کے اظہار و اعلان سے نواز دے رکھ۔ یہ ہمیشہ حق کا راور باطل کی غراب بنی رہے۔ اور اسکی کوتاہیوں اور ناتوانی کو رشد و اصلاح اور تائید و توفیق کی دولتوں سے مالا مال کر دے۔ آمین یا رب العالمین۔

برصغیرِ کاظمی اور تعلیمی "قبلہ" دارالعلوم دیوبند ان دنوں گردشِ ایام کی زد میں ہے۔ جشنِ صد سالہ اس کا طرہ معراج تھا۔ تو اس کے بعد کے حالات آمانہ زوال کی نشاندہی کرنے لگے۔ ولا فعلہا اللہ۔ اپنوں اور غیروں نے انھوں آج دارالعلوم انتشار و افتراق کی آخری حدود کو چھونے لگا ہے۔ اور یہ خبریں اس علمی مرکز کے تمام وابستگان اہل خصوصاً اور اہل دروسلمانوں کیلئے عموماً سوبانِ روح بنی ہوئی ہیں۔ جب خدا ترسی و اخلاص کی جگہ تعصّب و تحزب نے، ولہبیت کی جگہ نفسا نفسی کا دور دورہ ہو تو ایسے عالم میں اصلاح کی سعی کرے تو کون؟ جبکہ اکابر کا بھی قحط و اہل مخلصین کی ساعی بار آور نہ ہونے کا بھی یقین۔ پس آج ہم سب کا مادی و دلیجا اس معاملہ میں خالصتہً رحیم و کریم و ہر گئے ہیں۔ باقی سب سہارے اور امیدیں اس ادارہ کو بچانے کی ٹوٹ گئی ہیں۔

بارِ اہل! عالمِ اسلام کے اس قلب و روح کو زندہ رکھنے والے اس مرکزِ علم و یقین کی توہی حفاظت فرما تو ہی دنیا کا حامی و ناصر ہے۔ تو نے دنیا کے سب سے بڑے استبدادی سامراج کے سارے مکرو و کید کے باوجود اسے بچا۔ یہ پھیلتا پھوٹتا رہا اور عالمِ اسلام کی شریانیوں میں اپنا خون و درنا تارنا۔ تو آج بھی تو ہی اسکی بقا و حفاظت فرما سکتا ہے۔ اسے محفوظ و صون رکھ اور اس کے تمام وابستگان کو متحد و متفق فرما دے۔

مکیہ الحجی

واللہ یقول الحق و هو یهدی السبیل